روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۲ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۴ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۴ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاموشی کی جیت

جو احمدی صبر کے ساتھ للّٰہی خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اس کا جواب نہ دینا اس کیلئے زیادہ دل جیتنے کا موجب بن جاتا ہے۔ اور جو ایسا جواب دینا جانتا ہے کہ جس کے نتیجے میں دل جیتے ہی جاتے ہیں وہ تو بہر حال خدا کے فضل سے ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہے اور اسکے نتیجہ میں ہر دعوت الی اللہ ہر جدوجہد ہر کوشش کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکی جھولی میٹھے پھلوں سے بھری رہتی ہے۔

(حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خطبہ فرمودہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۹۱ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کی راہ میں جب تک انسان بہت سی مشکلات اور امتحانات میں پورا نہ اُترے وہ کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے فرمایا ہے۔ کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایسے لوگ جو اتنی بات پر اپنی کامیابی سمجھتے ہیں وہ یاد رکھیں انہیں کے لئے دوسری جگہ آیا ہے۔ یعنی تم یہ نہ کہو کہ ایماندار ہو گئے بلکہ یہ کہو کہ ہم نے مقابلہ چھوڑ دیا ہے اور اطاعت اختیار کر لی ہے۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کامل ایماندار بننے کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے اور مختلف ابتلاؤں اور امتحانوں سے ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۸)

"خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں ہو سکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لئے دردِ دل پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی جوشِ دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲-۳۳)

ابتدا ہی سے بدیوں کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور سعی کرنا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"آپ لوگوں کے آج یہاں پر آجانے کا تو ہمیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اللہ نے ہی یہ ایک موقع نکال دیا ہے اور یہ اس کی خاص حکمت ہے۔ میں فروعات کے جھگڑوں کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے ایک بات آپ سے کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ سننے والے اس وقت میرے سامنے کچھ بچے ہیں، کچھ جوان، کچھ ادھیڑ ہیں اور کچھ بوڑھے۔ میں سب کو یہ بات سناتا ہوں کہ میرا بھی تجربہ ہے اور محبت اور بھلائی کی خاطر اور بہتری کی امید سے میں نے مناسب سمجھا کہ سنا دوں۔ یاد رکھو کہ ابتداء کی عادات لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعتِ ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اُس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے۔ بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتداء میں عادات نیک ان کو نصیب ہوں۔

بعض وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عباد۔ زہاد اور صلحاء کے ساتھ ساتھ وہ بچپن کی عادات چلی جاتی ہیں۔ دیکھو جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ بدنظری کرنا۔ بے جا ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنا غرض کل بدعادتیں ان سے بچنے کی کوشش

باقی صفحہ ۷ پر

نادار اور یتیم طلباء کی امداد کیلئے عطایا کی اپیل

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ وطالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی کی تدریس کے لئے اساتذہ کی ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کی تدریس کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے ایسے گریجویٹ دوست جو انگریزی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتے ہوں وہ براہ کرم وکالت تعلیم سے فوری رابطہ کریں۔ بی۔ ایڈ، ایم ایڈ کی اسناد رکھنے والے مناسب ہونگے

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب سنوری صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ مورخہ ۲۷۔ جون سے دل کا دورہ پڑنے کے باعث بیمار ہیں۔ اب حالت بہتر ہے۔ احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۴۔ جولائی ۱۹۹۲ء

تعلق بڑھانے کی فکر

ہم اپنے آپ کو اُس طرح کا احمدی بنانے کیلئے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ چاہتے تھے کیا کچھ کرتے ہیں۔ وہی کچھ جو عام حالات میں خود بخود ہوتا چلا جاتا ہے اور جس کا ہمیں احساس بھی نہیں کہ ہم کسی خاص مقصد کیلئے کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ کافی نہیں۔ یہ بات ہمارے احمدی ہونے پر تو دلیل ہو سکتی ہے لیکن ویسے احمدی ہونے پر نہیں جس طرح کہ ہمیں ہونا چاہیئے۔ اور جس طرح کے احمدی بن کر ہم بانی سلسلہ عالیہ کے منشاء کو پورا کر سکتے ہیں۔

جب تک ہم ہر بات کہتے ہوئے اور ہر کام کرتے ہوئے دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ایک سچے اور پکے احمدی کو بات کس طرح کرنی چاہیئے اور کام کیسے کرنے چاہئیں اس وقت تک ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ ہر بات کہتے ہوئے اور ہر کام کرتے ہوئے ہمیں الفاظ میں یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ میں یہ کچھ اس لئے اسطرح کہہ اور کر رہا ہوں کہ اپنے آپ کو سچا اور پکا احمدی بنا سکوں۔ بلکہ یہ بات ہمارے تحت الشعور کا ایک حصہ بن جانا چاہیئے۔ اور یہ صرف اور صرف اس طرح ممکن ہے کہ ہم اکثر یہ بات سوچیں اور اپنے دوستوں سے اس کے متعلق گفتگو کرتے رہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کو اس سلسلہ میں نصیحت کرتے رہیں اور بڑوں سے اسکی توقع رکھیں۔ اسی کا نام ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ یہ بات ہماری سرشت میں داخل ہو جانی چاہیئے۔ بغیر سوچے سمجھے ہم وہی کچھ کریں جو دین کے تقدم کی ضمانت ہو۔ اسکی ایک صورت۔ اور جو سب سے اہم صورت ہے۔ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں لگے رہیں۔" مزید حضور اقدس فرماتے ہیں کہ

"یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے ..... اس میں کچھ شک نہیں کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتارے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بے وفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔"

پس ہمیں اس فکر میں لگے رہنا چاہیئے کہ کس طرح ہر کہنے والی بات اور کرنے والا عمل دین کے تقدم کا باعث بنتا ہے۔ ہمیں اس سلسلہ میں ہر مشکل اور ہر مصیبت اور ہر ابتلاء کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اپنے ہاتھ سے اپنی کھال بھی اتارنے کیلئے مستعد رہنا چاہیئے۔

یاس کا پیڑ اُداس رہتا ہے
کھلکھلا کر کبھی ہنستا ہی نہیں
سارے موسم خزاں کے موسم ہیں
فصلِ گل کا اسے پتہ ہی نہیں

ابوالاقبال

نہ کوئی سُورج ہی ڈھل رہا تھا، نہ کوئی موسم بدل رہا تھا
کچھ ایسے آیا خیال ان کا نہ آج باقی نہ کل رہا تھا

کوئی حرارت نہ دل میں باقی نہ شعلۂ جاں ہی جل رہا تھا
یہ کیسا پانی تھا چشمِ گریاں میں جو مسلسل اُبل رہا تھا

اگرچہ رو رو کے اب تو آنکھوں سے خشک بھی ہو چکے تھے آنسو
مگر لہو دل کا خشک آنکھوں سے قطرہ قطرہ نکل رہا تھا

ہزار ہا حادثات ایسے کہ موت کا ہو پیام جیسے
اگر یہ خطرہ تھا، پھر یہ خطرہ تو بار بار آ کے ٹل رہا تھا

جو زندگی کی نوید لایا، اُمنگ لایا، اُمید لایا
وہ شخص اک میرے پاس آیا تو تھا مگر پل کا پل رہا تھا

وہ ہمسفر تھا کہ اتفاقاً ہی راستہ ایک تھا ہمارا
کہاں گیا وہ، ابھی ابھی میرے ساتھ، وہ بھی تو چل رہا تھا

میں کیسا ساتھی تھا اُسکا منزل بھی سامنے آ گئی تھی میرے
مگر میں آگے نہ بڑھ سکا اور پھر کھڑا ہاتھ مل رہا تھا

وہ تیرا ناہیدؔ بھی ہے ایسے کہ ہو سحر کا چراغ جیسے
مگر یہ میں نے ضرور دیکھا کہ صبح تک تو وہ جل رہا تھا

عبدالمنان ناہیدؔ

اپنے بچّوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"حضرت امام جماعت ثالث تو امامت کے اپنے تمام عرصے میں وقفِ جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچّوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے اور جب میں اعداد و شمار پیش کیا کرتا تھا تو پوچھا کرتے تھے کہ بچّوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔ اس میں ایک حکمت یہ تھی اور یہ بہت بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہیئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزہ ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍ جنوری ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

وَاَنْتَ اِلٰھِیْ مَأْمَنِیْ وَ مَفَازِیْ
وَمَالِیْ سِوَاکَ مُعَاوِنٌ یَدْفَعُ الْعِدَا

اے میرے اللہ تو میرا معبود میری پناہ اور مراد ہے۔ میرا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں جو دشمنوں کو دفع کرے۔

عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاَنْتَ مَلَاذُنَا
وَقَدْ مَسَّنَا ضُرٌّ وَّ جِئْنَاکَ لِلنَّدَا

تجھ پر ہی ہمارا آسرا ہے تو ہی ہماری پناہ ہے۔ ہم کو دکھ پہنچا اور ہم انعام کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

ان اشعار میں اللہ تعالیٰ سے نہ صرف مدد مانگی گئی ہے بلکہ ہر وہ تکلیف جو خدا کی راہ میں اٹھائی گئی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سے انعام کے طالب ہوئے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اے میرے اللہ تو ہی میری پناہ ہے اور میرا مقصد زندگی اور میری ہر قسم کی کامیابی بھی تیرے ہی وجود سے وابستہ ہے۔ جو لوگ مجھ کو اچھا نہیں سمجھتے یا مجھ سے عداوت کا رویہ رکھتے ہیں میں ان سے کیا کہوں گا۔ میرا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ پس تو ہر حال میں میری مدد فرما۔ اور ان لوگوں سے جو عداوت کا رویہ رکھتے ہیں مجھے بچا۔ کیونکہ تو ہی وہ ہستی ہے جسے ہم اپنا آسرا سمجھتے ہیں اور تجھی میں ہم پناہ لیتے ہیں۔ ہمیں اور کہیں سے پناہ نہیں مل سکتی۔ اور ہمیں کسی اور سے پناہ لینے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ کیونکہ تو ہی ہماری حقیقی پناہ ہے۔

ہمیں تکلیف دی گئی ہے اور یہ تکلیف ہم نے تیری خاطر برداشت کی ہے اور جو تکلیف تیری خاطر برداشت کی جائے۔ تو نہ صرف اسکا ازالہ کرتا ہے بلکہ تو ہی اس کے بدلے میں انعام دیتا ہے۔

حضور خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے دکھ اور درد پیش کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف ان دکھوں، دردوں اور تکالیف کا ازالہ فرمائے بلکہ اپنی سنت کے مطابق وہ ان کے بدلے میں انعام سے نوازے۔ دکھ اور درد تو انسان دیتا ہے اور انسان کی طاقت بھی محدود ہے اور زمانہ بھی۔ اس لئے جو دکھ اور درد انسان کی طرف سے ملتے ہیں وہ ہمیشہ محدود ہوتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ان کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ لامحدود ہے طاقت میں بھی اور زمانہ کے لحاظ سے بھی۔ اسی لئے جو انعام وہ عطا کرتا ہے وہ محدود نہیں ہوتے۔ اگر انسان اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ دکھ اور درد عارضی ہیں اور انعام مستقل۔ دکھ اور درد کی کیفیت اور ماہیت کم تر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے انعام کی کیفیت اور ماہیت برتر ہے۔ تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کا دکھ اور درد برداشت کرنے کے لئے نہ صرف تیار ہوگا بلکہ خوشی سے برداشت کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جب تک اولاد کی خواہش اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اسکے دین کی خادم بنے بالکل فضول ہے۔ بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا۔ جب تک کہ وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ بناوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقین عمل

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیگر امور کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں کوئی انسان ایسا نہیں ہوا جو ہمیشہ زندہ رہا ہو۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہیں یہی امید دلانے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶، ۱۷)

اس میں حضرت مسیح علیہ السلام نے لوگوں کو اسی نکتہ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ چونکہ ہر انسان کے لئے موت مقدر ہے اس لئے میں بھی تم سے ایک دن جدا ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر تم چاہو تو تم ابد تک زندہ رہ سکتے ہو۔ انسان اگر چاہے بھی تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں اور اگر وہ زندہ نہ رہنا چاہیں تو مرجاتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے بھی یہی فرمایا کہ

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اس جگہ ہمیشہ کے یہی معنی ہیں کہ جب تک تم چاہو گے تم زندہ رہ سکو گے لیکن اگر تم سارے مل کر بھی چاہتے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ زندہ رہتے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتے تھے ہاں اگر تم یہ چاہو کہ قدرت ثانیہ تم میں زندہ رہے تو وہ زندہ رہ سکتی ہے۔ قدرت ثانیہ کے دو مظاہر ہیں اوّل تائید الٰہی اور دوم (امامت) اگر قوم چاہے اور اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائید الٰہی بھی اس کے شامل حال رہ سکتی ہے اور (امامت) بھی اس میں زندہ رہ سکتی ہے۔ خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے خراب ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہنیت درست رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں میں خرابی پیدا نہ کرے یہ چیز ایسی ہے جسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ کوئی جاہل سے جاہل انسان بھی ایسا نہیں ہوگا جسے میں یہ بات بتاؤں اور وہ کہے کہ میں اسے نہیں سمجھ سکا۔ یا اگر ایک دفعہ سمجھانے پر نہ سمجھ سکے۔ تو دوبارہ سمجھانے پر بھی وہ کہے کہ میں نہیں سمجھا لیکن اتنی سادہ سی بات بھی قومیں فراموش کر دیتی ہیں۔ انسان کا مرنا تو ضروری ہے۔ اگر وہ مرجائے تو اس پر کوئی الزام نہیں آتا لیکن قوم کے لئے مرنا ضروری نہیں۔ قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں لیکن وہ اپنی ہلاکت کے سامان خود پیدا کر لیتی ہیں . . . .

دنیا یہ سوال کرتی ہے اور میرے سامنے بھی یہ سوال کئی دفعہ آیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے (۔) ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی تھی جس میں ہر قسم کی سوشل تکالیف اور مشکلات کا علاج تھا اور (۔) نے اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا تھا۔ پھر وہ تعلیم گئی کہاں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ساری باتیں کیوں ختم ہو گئیں۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ (فرمانبرداری) کی ذہنیت خراب ہو گئی تھی اگر ان کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت ان کے ہاتھ سے چلی جاتی پس تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرو۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو امامت سے وابستہ رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو امامت تم میں ہمیشہ رہے گی۔ امامت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی۔ اسی لئے ہے تاکہ وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بڑے گناہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایک حدیث کے حوالے سے فرماتے ہیں:

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑے گناہوں کا ذکر فرماتے ہوئے تین ایسی باتوں کو چنا ہے جو روحانیات اور اخلاقیات کے تین مختلف میدانوں کی بنیادی باتیں ہیں یہ تین میدان (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد (۳) اصلاح نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا گناہ شرک ہے یعنی خدا کے مقابل پر جو ہمارا خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے کسی ایسی ہستی کو کھڑا کرنا جو نہ تو ہمارا خالق ہے اور نہ مالک۔ اس لئے شرک کا گناہ دراصل غداری اور بغاوت دونوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انتہا درجہ کی غداری ہے کہ جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری دینی اور دنیوی ترقی کے اسباب مہیا کئے اس کے مقابلے پر ایسی ہستیوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے جن کا نہ تو ہماری پیدائش کے ساتھ کوئی تعلق ہے اور نہ ہماری بقاء کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ ہے اور پھر یہ انتہا درجے کی بغاوت بھی ہے کہ دنیا کے حقیقی مالک اور حقیقی حکمران کی حکومت سے سرتابی کرکے ایسی ہستیوں کے سامنے سر جھکایا جائے جنہیں ہم پر کسی نوع کا ذاتی تصرف حاصل نہیں لیکن افسوس ہے کہ آج کل کی ترقی یافتہ دنیا میں بھی ایسی قومیں پائی جاتی ہیں جن کا دامن ان کی بظاہر اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تہذیب کے باوجود شرک کی نجاست سے پاک نہیں......

دوسرا بڑا گناہ اس میں والدین کی نافرمانی بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنے عربی زبان میں کسی چیز کو کاٹنے کے ہیں اور اصطلاحی طور پر اس کے معنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس فرض قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے۔ اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا اور پھر اس نے اس کی خدمت کے ذریعے اپنے واسطے جنت کا راستہ نہیں کھولا وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے اور آپ کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آپ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے تو آپ کی رضاعی والدہ آپ کو ملنے کے لئے آئیں (آپ کی حقیقی والدہ آپ کے بچپن میں ہی فوت ہوگئی تھیں) آپ انہیں دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان کی طرف لپکے ان کے لئے اپنی چادر بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزت کے ساتھ بٹھایا۔ الغرض والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ قرآن شریف فرماتا ہے تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے بازوؤں کو محبت اور رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو اور ان کے لئے ہمیشہ خدا سے دعا مانگتے رہو کہ خدایا جس طرح میرے والدین نے مجھے بچپن میں جب کہ میں بالکل بے سہارا تھا محبت اور شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح اب تو ان کے بڑھاپے میں ان پر شفقت اور رحم کی نظر رکھ۔

تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا بیان کیا گیا ہے اور اس کے متعلق دین حق کا نظریہ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ جب آپ جھوٹ کا ذکر فرمانے لگے تو جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان الفاظ کو بار بار دہرایا یعنی کان کھول کر سن لو ہاں پھر کان کھول کر سن لو کہ شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر باقی باتیں اس بیج کا حکم رکھتی ہیں۔ جن سے گناہ کا درخت پیدا ہوتا ہے تو جھوٹ اس بیج کے واسطے پانی کے طور پر ہے جس کی وجہ سے یہ درخت پنپتا ہے اور ترقی کرتا ہے۔ یہ جھوٹ ہی ہے جس کی وجہ سے گناہ پر دلیری پیدا ہوتی اور انسان گناہ کی دلدل میں پھنسے رہنے کا ایک بہانہ حاصل کر لیتا ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے گناہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور پھر اس پردہ کی اوٹ میں گناہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے پس جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی گناہ نہیں ہے بلکہ دوسرے گناہوں کے واسطے ایک بدترین قسم کا سہارا بھی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک اور عقوق الوالدین کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا نفس کمزور ہے اور میں بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں اور میں سارے گناہوں کو ایک دم چھوڑنے کی ہمت نہیں پاتا۔ آپؐ مجھے ہدایت فرمائیں کہ میں سب سے پہلے کس گناہ کو چھوڑوں۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اس نے اس کا وعدہ کیا اور گھر واپس آگیا۔ پھر جب وہ اپنی عادت کے مطابق دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا تو اسے خیال آیا کہ اب اگر رسول اللہ تک میری یہ بات پہنچی اور آپؐ نے مجھ سے پوچھا تو جھوٹ تو بہرحال میں نے بولنا نہیں۔ میں آپؐ کو کیا جواب دوں گا یا اگر کسی کو میری کسی کمزوری کا علم ہوا تو اس کے سامنے میں اپنے اس گناہ پر کس طرح پردہ ڈالوں گا۔ آخر اس نے سوچتے سوچتے فیصلہ کیا کہ جب چھوڑ دیا ہے تو یہی بہتر ہے کہ سارے گناہوں سے ہی اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ وہ جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے سب گناہوں سے نجات پا گیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے جھوٹ کے گناہ کو شرک اور عقوق الوالدین کے گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دے کر اصلاح کا ایک ایسا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے جس کے ذریعے بہت جلد اپنے گناہوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جھوٹ ایک بدترین اور ذلیل ترین قسم کا گناہ ہے اور ہر شریف انسان کا فرض ہے کہ اخلاقی گناہوں میں سب سے پہلے جھوٹ پر غلبہ پانے کی کوشش کرے۔

لیکن ضمناً یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جھوٹ نہ بولنے کی تعلیم سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ہر حال میں سچی بات بلا ضرورت بیان کر دی جائے بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ جو بات بیان کی جائے وہ بہرحال سچی اور جھوٹ کی آمیزش سے پاک ہونی چاہیئے۔ ورنہ بسا اوقات قومی خاندانی یا ذاتی مصالح بعض باتوں میں رازداری کے متقاضی ہوتے ہیں اور رازداری ہرگز راست گفتاری کے خلاف نہیں۔

بقیہ: صد۳ سے آگے

تو یہ چیز ہمیشہ تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے (۔) قائم کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم لوگ امامت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم امامت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے اگر تم اپنا منہ بند کر لو یا امامت کے انتخاب میں اہلیت مدِنظر نہ رکھو مثلاً تم ایسے شخص کو امامت کے لئے منتخب کر لو جو امامت کے قابل نہیں تو یقیناً تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ مجھے اس طرف زیادہ تحریک اس وجہ سے ہوئی کہ آج رات دو بجے کے قریب میں نے ایک رویا میں دیکھا کہ پنسل کے لکھے ہوئے کچھ نوٹ ہیں جو کسی مصنف یا مؤرخ کے ہیں اور انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں پنسل بھی (copying) کوپینگ یا بلیو رنگ کی ہے۔ نوٹ صاف طور پر نہیں پڑھے جاتے اور جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نوٹوں میں یہ بحث کی گئی ہے کہ (۔) بعض فرمانبردار اتنی جلدی کیوں خراب ہو گئے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان احسانات ان پر تھے۔ اعلیٰ تمدن اور بہترین اقتصادی تعلیم انہیں دی گئی تھی ...... پھر بھی وہ گر گئے اور ان کی حالت خراب ہو گئی۔ یہ نوٹ انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جو انگریزی لکھی ہوئی تھی وہ بائیں طرف سے دائیں طرف تو نہیں لکھی ہوئی تھی بلکہ دائیں طرف سے بائیں طرف کو لکھی ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی میں اسے پڑھ رہا تھا۔ گو وہ خراب سی لکھی ہوئی تھی اور الفاظ واضح نہیں تھے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ پڑھ لیتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم لطیف احمد قریشی

ایک ہسپتال کی کہانی

ہمارے عقیدے کے مطابق روحانی نشوونما کے لئے عمدہ جسمانی صحت بھی بہت ضروری اور اہم ہے۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کوششیں کی ہیں صحت مند نوجوان نسل کے لئے دلچسپ کھیلوں کو فروغ دیا۔ انصار اللہ میں مختلف پروگرام صحت کو بہتر بنانے کے لئے رواج دیئے گئے۔ ناصرات اور لجنہ میں بھی اسی نوع کے پروگرام جاری ہیں بیمار اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے بھی جماعت نے عالمگیر سطح پر کام کئے۔ افریقہ کے بہت سے ممالک میں احمدیہ میڈیکل سنٹر اور ہسپتال بڑی کامیابی سے بیماروں کے علاج اور خدمت میں مصروف ہیں اور متعدد ڈاکٹروں نے اپنی زندگی اسی کام اور مصرف کے لئے وقف کر دی ہے۔ یہ ایک وسیع کام ہے جو اللہ کے فضل سے بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ لیکن آج کی کہانی اس ہسپتال کی کہانی ہے جو ضلع جھنگ کے ایک چھوٹے سے شہر ربوہ میں قائم ہوا اس کے لئے ہمیں ۱۹۴۷ء کے پرآشوب زمانے میں جانا ہوگا۔ ہندوستان کی تقسیم کا فیصلہ ہو چکا تھا اور بھارت اور پاکستان دو علیحدہ حکومتیں قائم ہو چکی تھیں تقسیم کے ساتھ ہی وسیع پیمانے پر فسادات۔ قتل و غارت لوٹ مار آبروریزی اور دیگر اقسام کا ظلم و تشدد شروع ہو گیا۔ لٹے ہوئے اور زخمی مسلمان قافلہ در قافلہ مشرقی پنجاب اور بھارت کے دوسرے علاقوں سے کشاں کشاں پاکستان کی طرف رواں تھے۔ یہ بے سروسامان خانماں برباد لوگ وہ تھے جنہوں نے پاکستان کی محبت میں اپنی الگ مملکت بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور غیر مسلموں کے ہاتھوں بے شمار تکلیفیں اٹھانے کے بعد اس نئے ملک کو اپنا وطن بنانے کے لئے پہنچے تھے۔ جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان بھی اس تقسیم کے نتیجہ میں بھارت کا حصہ قرار پایا اور جماعت کے افراد کو اسے چھوڑنا پڑا اور پاکستان کی طرف نقل مکانی کرنی پڑی۔ پاکستان اس وقت ایک نیا ملک تھا۔ جس نے ابھی اپنا نظام مستحکم کرنا تھا۔ یکایک بھارت سے آمدہ لاکھوں مہاجرین پناہ لینے کے لئے یہاں آنا شروع ہو گئے۔ اقتصادی حالات پہلے ہی کمزور تھے۔ مہاجرین کی آمد سے یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہو گیا۔ عالمی تعاون اور امداد بے حد قلیل تھی اور صورتحال بہت نازک تھی۔ اس وقت ضرورت تھی کہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کیا جائے۔ جماعت احمدیہ نے جو خود بھی مشرقی پنجاب اور بھارت سے دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے افراد کی ایک بڑی تعداد پر مشتمل تھی ان ہزاروں احمدی تارکین وطن کی آبادکاری کا کام خود سنبھالا اس مقصد کے لئے جماعت نے ایک بنجر اور بے آباد زمین کا ٹکڑا خریدا جو پنجاب کے ایک انتہائی پسماندہ ضلع جھنگ میں واقع تھا۔ اس جگہ کو بے گھر احمدیوں کی بستی بنا دیا گیا اور اس شہر کا نام ربوہ رکھا گیا، اسے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے آباد کیا۔

اس نئی آبادی میں جو ادارہ جات سب سے پہلے قائم کئے گئے ان میں سے ایک ہسپتال بھی تھا۔ یہ ہسپتال پہاڑی کے دامن میں کچی مٹی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ دو تین کمرے تھے جن میں آؤٹ ڈور بھی تھا انڈور بھی تھا اور اپریشن کا انتظام بھی تھا اور ایک بہت تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر یعنی صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرزند تھے انہی ابتدائی ایام میں مریضوں کی خدمت کرنے کے لئے اس بے آب و گیاہ بستی میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ نرسیں اور پیرا میڈیکل سٹاف بھی معاونت کے لئے موجود تھے۔ اس زمانے میں اس علاقے میں میلوں میل تک کوئی طبی سہولت موجود نہیں تھی اور یہاں کے لوگ ملیریا۔ آنتوں کی بیماریوں کمی خوراک۔ تپ دق اور دیگر امراض میں مبتلا دکھ اور تکلیف کی زندگی گزارتے تھے۔ اس نئے ادارے نے ان کی خدمت کا کام شروع کیا۔ لوگوں کو بہت جلد پتہ چل گیا کہ طبی میدان میں ایک نئی سہولت اس چھوٹے سے گاؤں میں مہیا کی گئی ہے اور دور اور نزدیک کے دیہات اور شہروں سے لوگ علاج کے لئے یہاں آنے لگے۔ اپریشن بھی شروع ہو گئے ادویہ بھی فراہم کی جانے لگیں اور بہت سے گاؤں اور دیہات میں ہسپتال کی موبائل ٹیم وہاں پہنچ کر مریضوں کا علاج کرتی تھی

جب اس قصبے کی تعمیر کا آغاز ہوا تو زمین نہ صرف بنجر تھی بلکہ کلر زدہ بھی تھی۔ زیر زمین پانی یا تو بالکل موجود ہی نہ تھا اور اگر تھا بھی تو بہت گہرائی پر تھا اور بے حد کھارا جو انسانی استعمال کے لئے غیر موزوں تھا بلکہ پودوں کے لئے بھی مضر تھا۔ آبادی کے بہت نزدیک دریائے چناب واقع ہے لیکن وہاں سے پانی آبادی کے استعمال کے لئے لانا اس زمانے میں بہت دقت طلب تھا اور زر کثیر کا صرفہ چاہتا تھا جو موجود نہیں تھا۔ ایک اچھے ہسپتال کی تعمیر کے لئے بھی کوئی رقم جماعت کے پاس موجود نہیں تھی گو اس کی ضرورت مسلّم تھی لیکن وسائل مفقود تھے۔

ان حالات میں ایک عمدہ اور بڑے ہسپتال کی تعمیر کا کام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے سپرد کیا۔ ان کو زیادہ رقم تو نہیں دی گئی تھی لیکن یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ اس ہسپتال کی تعمیر کے کار خیر کے لئے جماعت کے افراد سے عطایا جات وصول کریں۔ جبکہ جماعت کے افراد کی اکثریت نقل مکانی کی وجہ سے پہلے ہی خستہ حالی کی شکار تھی۔ بہر حال نقشہ تیار کیا گیا۔ تعمیر شروع ہوئی۔ عمارت کا سنگ بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ یہ ہسپتال ایسا ہے کہ اس کی تعمیر آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ ایک کمرہ آج بنا تو ایک وارڈ کل بنا۔ پھر کچھ عطایا جات آئے تو اپریشن کے کمرے بن گئے۔ غرض جوں جوں رقم ملتی گئی عمارت میں توسیع ہوتی گئی اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہسپتال کے دروازے پر ان احباب کے اسماء کندہ ہیں جنہوں نے ان ابتدائی ایام میں ہسپتال کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اسی طرح ہر کمرے اور وارڈ کی عمارت پر بھی ان دوستوں کے نام دعا کی غرض سے ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے ان کی تعمیر کے لئے رقوم ادا کیں۔ اللہ ان سب احباب کو جزا عطا فرمائے۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں عمارت کی شکل و صورت ہسپتال کی صورت میں معین ہو گئی۔ ایک کمرہ لیبارٹری کے طور پر مختص تھا۔ ایکسرے کا الگ ڈیپارٹمنٹ تھا جس میں اعلیٰ درجہ کا ایکسرے پلانٹ نصب کیا گیا تھا۔ ایک خوبصورت اپریشن تھیٹر اور لیبر روم جو مختلف آلہ جات سے لیس اور جدید سرجری کے تقاضوں کو پورا کرتا تھا بن چکا اسی طرح وارڈ اور آؤٹ ڈور اور ہسپتال کا دفتر تکمیل کو پہنچ گیا تو اس کا باضابطہ افتتاح ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اور اس کا نام فضل عمر ہسپتال رکھا گیا۔

ہسپتال کی تعمیر و ترقی کا کام اس کے بعد بھی جاری رہا۔ نئے نئے کمروں کا اضافہ ہوتا رہا جو بالائی منزل پر واقع ہیں۔ نیا سرجیکل وارڈ، نیا میڈیکل وارڈ، نیا پرائیویٹ وارڈ اور سٹاف کیلئے نئے رہائشی مکانات کی تعمیر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے کے دور میں مکمل ہوئیں۔ اس ہسپتال کی ترقی کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بے حد خواہشمند ہیں اور ان کے دور میں ترقی کا ایک نیا آغاز ہوا۔ آؤٹ ڈور کی ایک علیحدہ عمارت تعمیر ہوئی اور باہر سے آنے والے مریضوں کی خدمت کے لئے مختص کر دی گئی۔ یہ عالیشان نئی عمارت حضرت نواب محمد دین صاحب کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے ربوہ شہر کی ابتدائی آبادکاری میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اس عمارت کے علاوہ لیبارٹری کی ایک دو منزلہ عمارت ایک نیا میڈیکل وارڈ اور ایک نیا چلڈرن وارڈ تعمیر ہو کر تکمیل کے آخری مراحل تک پہنچ چکا ہے۔

اس کے علاوہ ایک کورونری کیئر CCU (دل کے امراض کی فوری نگہداشت) اور انٹینسو کیئر یونٹ ICU (انتہائی نگہداشت کا یونٹ) کھولے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اپریشن تھیٹر میں توسیع کی جا رہی ہے۔ مزید سہولیات جدید سرجری کے لئے فراہم کی جا رہی ہیں اور بہت جلد یہ تھیٹر علاقہ کے اعلیٰ ترین تھیٹرز میں سے ہو جائے گا۔ عملہ کی رہائش کے لئے بھی مزید سہولتیں فراہم کی گئی ہیں زنانہ عملہ کی رہائش کا ہوسٹل اور ریذیڈنٹ ڈاکٹروں کے لئے عمدہ کوارٹر تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ اس تعمیر کے ساتھ ساتھ ہسپتال کی ترقی ایک اور زاویے سے بھی جاری رہی۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی کے آخری برسوں میں اس ہسپتال میں ایسے ڈاکٹر اپنی زندگی وقف کر

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

لیبیا / امریکہ گفتگو؟

گذشتہ روز (سوموار) لیبیا کے وزیر خارجہ نے واشنگٹن کو دعوت دی ہے کہ لیبیا کے ساتھ تعلقات کا نیا باب کھولا جائے اگرچہ اس سلسلے میں انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ نہیں کیا کہ وہ دو افراد جن پر بم کے ذریعے پان ایم کا ایک جہاز تباہ کرنے کا الزام ہے مغرب کے سپرد کئے جائیں گے یا نہیں۔ وزارت تعلقات امور خارجہ کے سیکرٹری ابراہیم محمد بشاری جنرل پیپلز کانگریس کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس کانگریس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ آیا ان دو افراد کو مغرب کے سپرد کر دینا چاہئے یا نہیں۔ البتہ انہوں نے یہ کہا کہ عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارے تعلقات ساری دنیا کے ممالک کے ساتھ اچھے ہونے چاہئیں۔ اور ان ممالک میں ہم امریکہ کو بھی شامل کرتے ہیں۔ ہم امریکہ کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ تعلقات کے بہتر بنانے کے لئے ایک نیا باب کھولتے ہوئے ہمارے ساتھ گفت وشنید کرے۔ بشاری نے اسی طرح برطانیہ اور فرانس کو بھی دعوت دی اور ان کے علاوہ دیگر مغربی ممالک کو بھی جنہوں نے لیبیا پر جہاز کے تباہ کئے جانے کا الزام لگایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ۱۵ اپریل سے لیبیا پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اس پابندی کا اصل مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ لیبیا ان دو افراد کو امریکہ کے حوالے کر دے جن پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے سکاٹ لینڈ میں لاکربی کے قیام پر ۱۹۸۸ء میں ایک جہاز کو بم سے تباہ کر دیا تھا۔ اس جہاز میں ۲۷۰ افراد سوار تھے۔ اسی طرح ایک فرانسیسی جہاز بھی ۱۹۸۹ء میں نائیجیریا میں تباہ کر دیا گیا تھا۔ ان دونوں جہازوں میں سوار کل افراد کی تعداد ۴۴۱ بنتی ہے۔ اس موقعہ پر بشاری نے کہا کہ ہماری اس کانگریس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ اس بحران سے کس طرح نپٹا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اگر ان ممالک کے دل صاف ہیں اور ان کی نیتیں نیک ہیں تو اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کر لیا جائے گا۔ کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا حل تلاش نہ کیا جا سکے لوگ آپس میں اختلاف بھی کرتے ہیں اور ان میں منافقتات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جنگوں کا بھی آغاز کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے بعد وہ گفت وشنید کی میز پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تمام مسائل حل کر لیتے ہیں۔

کراچی میں اسلحہ کی برآمدگی

بتایا گیا ہے کہ کراچی کے مختلف علاقوں سے گذشتہ چند روز میں فوج نے بہت سا اسلحہ اپنے قبضہ میں لیا ہے اور فوجی کمانڈ کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کو جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ سارا غیر قانونی اسلحہ واپس نہیں لے لیا جاتا۔ نیشنل سٹیڈیم میں گذشتہ سوموار کے روز اخباری کارکنوں کو حالات بتاتے ہوئے بریگیڈیئر آصف ہارون نے کہا کہ ایم کیو ایم کے دھڑوں میں ۱۹ جون کے تصادم کے بعد سے اب تک قانون لاگو کرنے والی ایجنسیوں نے ۶۷ مشکوک افراد کو زیر حراست لیا ہے۔ ان افراد کا دونوں دھڑوں سے تعلق ہے۔ سب سے زیادہ تعداد یعنی ۳۶ لائنز ایریا سے اور ۲۱ لانڈھی ایریا سے اور ۱۰ ملیر سے۔ اسی طرح چار لیاقت آباد سے۔ تین شاہ فیصل کالونی سے اور ایک کیولری ناظم آباد، لیاقت آباد کالونی سے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک اسلحہ کی تفصیلات کا تعلق ہے اس وقت تک ۶۵ آئٹم قبضے میں لئے گئے ہیں ان میں کلاشنکوف بھی ہیں۔ شاٹ گنز بھی ہیں۔ نوسرز (NAUSERS) بھی۔ رائفلز، کاربین۔ پستول۔ ریوالور اور ۵۹ میگزین شامل ہیں۔ چھ گاڑیاں اور ۱۸ موٹر سائیکل بھی قبضے میں لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ اسلحہ ۲۸ کی تعداد میں لائنز ایریا سے۔ ۱۸ لانڈھی سے اور ۹ ملیر سے قبضہ میں لیا گیا ہے بریگیڈیئر ہارون نے اس بات کی وضاحت کی کہ گھروں کی تلاشی نہیں لی گئی نہ اس طرح الکرم چوک پر کسی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کراچی میں کس قدر غیر قانونی اسلحہ موجود ہے۔ ہم صرف ایسی جگہ پر چھاپہ مارتے ہیں جس کے متعلق باوثوق ذرائع سے اطلاع ملتی ہے کہ وہاں اسلحہ موجود ہے۔ اور اس علاقے کے لوگوں کی کسی طرح بے چینی کا باعث نہیں بنتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ضروری کام شہر میں جاری ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ چند روز میں مزید اسلحہ قبضہ میں لیا جا سکے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں بریگیڈیئر ہارون نے اس امید کا اظہار کیا کہ عوام الناس اسلحہ کو قبضہ میں لینے کے سلسلے میں فوج سے تعاون کریں گے۔

انٹرپول کے ذریعہ

ایک اخباری خبر کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان انٹرپول جو عالمی پولیس ہے سے کہے کہ وہ ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین کو ان کے مبینہ جرائم کی تفتیش کے سلسلہ میں انہیں واپس پاکستان بھجوانے کا انتظام کرے۔ ایک انگریزی اخبار کو بعض لوگوں نے بتایا کہ اگرچہ اصولی طور پر برطانوی حکومت کے افسروں نے یہ بات مان لی ہے کہ ایسا کر دیا جائے گا۔ لیکن درخواست بھی صرف اس وقت دی جائے گی جب فوج کی تفتیشی برانچ کیس مکمل کر لے گی۔ اور جب تک یہ کیس برطانوی حکومت کو یا انٹرپول کو پیش نہیں کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک مزید کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔ ایم کیو ایم کے لیڈر کے خلاف پہلے ہی قتل، اغوا، اور دہشت گردی کے الزامات عائد کئے جا چکے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیگر افراد کو جو پاکستان چھوڑ کر باہر چلے گئے ہیں ان کو بھی واپس بلانے کی کوشش کی جائے گی۔ ان میں کئی اہم نام آتے ہیں۔ کہا نہیں جا سکتا کہ کب تک یہ کیس مکمل ہوں گے۔ لیکن اندازہ یہ لگایا جا رہا ہے کہ ایم کیو ایم کے لیڈر کیخلاف اتنا مضبوط کیس ہے کہ اسکو مثال بنا کر دوسرے لوگوں پر بھی مقدمات بنائے جا سکتے ہیں۔

سابق وزیر مملکت کو سزا

ایک اخباری خبر کے مطابق ایک فوری ٹرائل کورٹ نے ایک سابق وزیر مملکت ملک وارث خان اور اس کے ساتھ چھ اور افراد کو چرس سمگل کرنے کے جرم میں پانچ سال قید کی سزا اور پچاس ہزار روپے جرمانہ اور بیس بیس کوڑے لگانے کی سزا دی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ مقدمہ آج سے دو ہفتے پہلے شروع کیا گیا تھا۔ اور ۲۲ تاریخ کو شہادتوں کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ ان میں سے تین افراد کو مزید دو دو سال کے لئے قید بامشقت کی سزا دی گئی اور مزید دس ہزار روپے جرمانہ بھی کیا گیا۔ کیونکہ یہ وہ افراد تھے جن کے پاس چرس پائی گئی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک ٹرک کراچی جا رہا تھا اسے کوٹل چیک پوسٹ پر چیک کیا گیا (۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو) تو پتہ چلا کہ ۲۵۴ کلو گرام کی چرس اس ٹرک میں موجود تھی اور یہ ٹرک کے خفیہ خانوں میں چھپائی ہوئی تھی۔

عقوبت خانے

گذشتہ بدھ کے روز فوج کے انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) محکمہ نے اخبارات اور ریڈیو ٹیلیویژن کے نمائندوں کو لانڈھی اور کورنگی میں واقع دو عقوبت خانے دکھائے۔ ان نمائندوں کو ایم کیو ایم لانڈھی کے آفس میں لے جایا گیا۔ اور بتایا گیا کہ اس دفتر کو عقوبت خانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اور یہاں اپنے مخالفوں کو ایذائیں دی جاتی تھیں۔ ایذا دینے والے مختلف آلات بھی صحافیوں کو دکھائے گئے وہاں شراب کی خالی بوتلیں بھی تھیں اور دیوار پر خون کے نشانات بھی۔ اسی طرح فرش پر بھی نشانات تھے جو ان صحافیوں کو دکھائے گئے۔ بعض لوگوں نے انتہائی تکلیف دہ حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہیں کس طرح سیاسی وجوہ کی بناء پر ایذائیں دی گئیں اور خواتین نے اپنے ساتھ ہونے والے واقعات سنائے۔ اور بتایا کہ کس طرح ان کے بیٹوں کو بھائیوں کو اور خاوندوں کو ایذا پہنچائی گئی اور جان سے مارا گیا۔

اس کے بعد اس ٹیم کو ۳/۲۷ لانڈھی (۱) جو ایک خالی مکان ہے لے جایا گیا جسے عام طور پر چھاؤنی کہا جاتا تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ اس جگہ کو بھی عقوبت خانے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

گناہ سے بچنے کا ذریعہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"گناہ سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل پر ہو اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو اپنا خوف ڈال دیتا ہے۔ محبت بھی ایک ذریعہ گناہ سے بچنے کا ہے مگر یہ بہت اعلیٰ مقام ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی:۔ عزیزہ محترمہ نعیم اختر صاحبہ بنت مکرم راجا محمد یوسف صاحب مقیم دارالصدر شمالی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ظرافت محمود پاشا ابن مکرم سعید احمد اشرف صاحب دارالبرکات ربوہ ۲۴؍جون ۹۲ء کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ تقریب رخصتانہ اسی روز عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ کا اہتمام مورخہ ۲۵؍جون کو ایوان محمود میں کیا گیا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال:۔ محترم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب سابق قائد علاقہ خدام الاحمدیہ پشاور کی والدہ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ بیوہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ۲۷؍مئی ۹۲ء صبح چھ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۸؍مئی کو نماز فجر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے "بیت المبارک" میں نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے داماد مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب بھنو آف ماریشس حال مقیم کنشاسا (زائرے) کے والد بزرگوار مکرم احمد ید اللہ بھنو صاحب مورخہ ۱۰؍اپریل ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک ماریشس میں وفات پا گئے ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر I.۲۸۴۷۹

MRS MENTI WIDOW OF SAMINTA محمد پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱ـ۲ـ۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۱۴۰ مربع میٹر مالیتی /-۲،۱۰۰،۰۰۰ RP (۲) زرعی زمین برقبہ ۴۰۰ مربع میٹر مالیتی /-۸۰۰،۰۰۰ RP (۳) نقد رقم /-۴۰۰،۰۰۰ RP حق مہر /-۱۵۰،۰۰۰ RP۔ کل رقم /-۳،۴۵۰،۰۰۰ RP۔ اس وقت مجھے مبلغ /-۱۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. MENTI محمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ KARMINAH انڈونیشیا پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ ALIMAN پسر موصیہ۔

مسل نمبر I MRS ۲۸۴۸۰

MIATI WIDOW OF JANATARJA پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱ـ۲ـ۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی زمین برقبہ ۵۰۰ مربع میٹر مالیتی /-۹۰۰،۰۰۰ RP. (۲) طلائی زیورات ۳۰ گرام مالیتی /-۵۱۰،۰۰۰ RP (۳) نقد رقم /-۶۵۰،۰۰۰ RP (۴) حق مہر /-۲۵۰،۰۰۰ RP۔ کل رقم /-۲،۳۱۰،۰۰۰ RP۔ اس وقت مجھے مبلغ /-۱۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. MIATI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ EDY SAIDI محمد پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ SITI SOLEHATI محمد پسر موصیہ۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کرنا چاہیئے اور دعا سے کام لینا چاہیئے۔ جوں جوں عمر پختہ ہوتی جاتی ہے توں توں بد عادات بھی راسخ ہوتی جاتی ہیں۔ بعض اوقات دل میں ایک شیطانی وسوسہ آ جاتا ہے کہ چلو جی جہاں اور اتنی نیکیاں ہیں ایک بدی بھی سہی۔ خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے اس کے فریب میں مت آنا اور ابتداء ہی سے ان بدیوں کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور جد و سعی کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ان باتوں کے واسطے عمدہ علاج دعا (گناہوں کی معافی مانگنا) لاحول اور الحمد شریف کا پڑھنا اور صحبت صالحین ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

بقیہ: ص۵ سے آگے

کے آنے شروع ہوئے جو اپنے شعبہ جات میں ماہر اور سپیشلسٹ ہیں۔ ان کی آمد کے نتیجے میں ہسپتال کی طبی خدمت کا معیار بلند ہونا شروع ہو گیا۔ ایک ترقی پذیر ملک کے ایک بے حد پسماندہ علاقے میں اعلیٰ طبی سہولیات کی یہ فراہمی محروم انسانیت کی ایک بڑی خدمت ہے۔ جس کی فراہمی میں یہ ادارہ مصروف ہے۔ اس وقت ہسپتال میں جن جن شعبوں میں ماہرین موجود ہیں ان میں جنرل میڈیسن۔ جنرل سرجری۔ زنانہ امراض اور زچگی۔ آنکھوں کی سرجری ڈینٹل سرجری۔ کان ناک اور گلا کی سرجری کے علاوہ دل کے امراض کی تحقیقات۔ معدہ اور آنتوں کے امراض کی تحقیقات۔ اعلیٰ درجہ کی کمپیوٹرائزڈ لیبارٹری اور عمدہ الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے کی سہولیات فراہم کی جا چکی ہیں۔ اس ہسپتال میں غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت یہ ادارہ اس خدمت میں مصروف ہے۔

علاج کے ساتھ ساتھ ریسرچ کا کام بھی ادارہ کے ساتھ منسلک ہو چکا ہے۔ دل کے امراض کے لئے آبادی کا ایک جائزہ یا پاپولیشن سروے (POPULATION SURVEY) جو ۱۹۶۵ء ـ ۱۹۷۰ء تک پانچ سال تک جاری رہا۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کارڈیو واسکولر ڈیزیز NICVD کے زیر اہتمام کیا گیا۔ اسی ہسپتال میں ہوا۔ اس ادارے کے اراکین کے لکھے ہوئے ریسرچ پیپرز پاکستان کے مختلف شہروں میں ہونے والی عالمی طبی کانفرنس میں پڑھے جا چکے ہیں۔

اس وقت ہسپتال میں تقریباً ۱۰۰ بستروں کا انتظام ہے جن میں انڈور مریض داخل کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق ۹۵،۳۳۲ مریضوں کا آؤٹ ڈور میں علاج کیا گیا۔ ۲۶۱۴ مریضوں کا ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا۔ ۱۵۱۴ اپریشن ہوئے۔ ۶۴ بچوں کی پیدائش عمل میں آئی۔ لیبارٹری میں ۲۵۱۷۷ ٹیسٹ کئے گئے۔ ۸۲۹۸ ایکسرے کئے گئے۔ ۱۳۵۲ ای سی جی ہوئے۔ ۱۷۱۶ الٹرا ساؤنڈ کئے گئے اور ۱۳۲ انڈوسکوپک معائنے کئے گئے۔

یہ ہسپتال اپنی ابتدائی معمولی سی حالت سے شروع ہونے کے بعد اب اللہ کے فضل سے جدید آلات اور سہولیات سے لیس ایک ترقی یافتہ ہسپتال کا روپ دھار چکا ہے اور ترقی کا یہ عمل مسلسل جاری ہے۔ یہاں بلا تمیز رنگ و نسل عقیدہ و مذہب ہر شخص کو ممکنہ بہترین طبی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سپریم کورٹ نے تعلیمی نظام میں بدعنوانیوں سے متعلق مقدمات کی سماعت کے بعد عبوری حکم سناتے ہوئے طلباء کے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ فاضل عدالت نے حکم دیا ہے کہ طلباء اور ان کے والدین تعلیمی اداروں میں داخلہ سے قبل تحریری بیان حلفی داخل کیا کریں کہ وہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے ورنہ انہیں داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر داخلے کے بعد وہ اس حلف نامے کی خلاف ورزی کریں گے تو بغیر کسی نوٹس کے انہیں تعلیمی ادارے سے خارج کر دیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے ۳۵ ارکان اسمبلی نے سندھ اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے ڈپٹی سپیکر کو تحریری درخواست پیش کر دی ہے جو اجلاس کی تاریخ کا تعین کریں گے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ قواعد کے مطابق سپیکر کا عہدہ خالی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایم کیو ایم کے استعفوں اور برطرف شدہ ملازمین کی بحالی پر بھی بحث کی جائیگی۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے ازبک ملیشیا سمیت تمام ملیشیا گروپ توڑنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک نئی اسلامی فوج قائم کی جائے گی جس میں موجودہ فوج اور وہ مجاہدین گروپ شامل کئے جائیں گے۔ جنہوں نے نجیب حکومت ختم کرنے میں حصہ لیا ہے۔ افغان حکومت ایک عارضی آئین مرتب کرنے کی کوشش بھی کرے گی۔

○ بلوچستان کے علاقہ گلستان میں اچکزئی قبیلہ کی دو شاخوں حمید زئی اور غیب زئی کے درمیان مسلح تصادم شروع ہو گیا ہے جس میں راکٹ لانچر اور مارٹر گنیں بھی استعمال ہو رہی ہیں۔ مارٹر گن کا ایک گولہ لگنے سے ایک ہی خاندان کے ۶ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سارک ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ۸ اور ۹ جولائی کو کولمبو میں ہو گی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے خفیہ اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسی مذہبی جماعتوں کے متعلق تحقیق کریں جو مذہب کی بنیاد پر فرقہ واریت کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ ان جماعتوں کے متعلق خاص طور پر یہ بھی معلوم کیا جائے گا کہ وہ کس طرح مبینہ طور پر بعض بیرونی ممالک سے اسلحہ گوریلا تربیت اور مالی امداد حاصل کرتی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی نے ایک بار پھر مطالبہ کیا ہے کہ صدر، وزیر اعظم اور چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ مستعفی ہو جائیں۔ کراچی میں کمیٹی کے اجلاس کے بعد بتایا گیا کہ اگر یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلیوں سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور حکمرانوں کے خلاف مہم چلائیں گے۔

○ سینٹ میں بدھ کے روز وزیر داخلہ کے سندھ کے بارہ میں بیان پر شدید ہنگامہ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ شور و غل میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وزیر داخلہ کے بعد جب چیئرمین نے وزیر قانون کو بحث سمیٹنے کی اجازت نہ دی تو وہ چیئرمین پر برس پڑے اور سخت الفاظ میں کہا کہ آپ مجھے بولنے سے روک نہیں سکتے میں وزیر قانون ہوں۔ ان کے اصرار کے باوجود چیئرمین نے انہیں بولنے کی اجازت نہیں دی اور کہا کہ چالیس پچاس وزیر ہیں ہر کسی کو بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

○ سینٹ میں جمعیت علمائے اسلام کے پارلیمانی لیڈر نے مطالبہ کیا ہے کہ کراچی میں ایم کیو ایم کے ٹارچر سیلوں میں ہونے والے جرائم میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کی بناء پر وزیر داخلہ اور صدر کے داماد عرفان مروت کے خلاف بھی مقدمات درج کئے جائیں کیونکہ مذکورہ شخصیتوں نے عقوبت خانوں کے متعلق معلومات ہونے کے باوجود قوم سے چھپائے رکھا۔

○ شور کوٹ کے نواحی گاؤں چک ۶ میں نامعلوم افراد نے ۲ افراد کے سر ہتھوڑے مار کر کچل دیئے اور فرار ہو گئے۔ زخمی جن میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ تاحال بے ہوش ہے۔ انہیں فیصل آباد ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

فری کوچنگ کلاس

"مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ سکول و کالج کے طلباء کی راہنمائی کے لئے مورخہ ۴۔ جولائی ۹۲ء سے جماعت نہم۔ دہم۔ گیارہویں اور بارہویں کے لئے فری کوچنگ کلاسز کا اہتمام کر رہی ہے۔ تمام سائنسی مضامین (بمعہ پریکٹیکل) کے علاوہ انگریزی۔ معاشیات۔ شماریات اور معلومات عامہ کی تدریس کا انتظام کیا گیا ہے۔ شرکت کے لئے رجسٹریشن ضروری ہے۔ صدر صاحبان، والدین اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ طلباء کو بھرپور شرکت کی تلقین کریں۔ تفصیلات اور رجسٹریشن فارم کے لئے روزانہ بعد نماز مغرب دفتر مقامی یا جامعہ احمدیہ کے ہال سے رابطہ کریں۔

(ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

حبوب مفید اطھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۔/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

TRAVELLING TO LONDON
TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92
ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED
6.7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD,
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624
IATA
GOVT.
LICENCE NO. 1329

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری
air masters
گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کیلئے رعائتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔
میسرز ایئر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس ۔ ۲۸۔ ایمپریس روڈ
نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور فون نمبر ۳۶۶۱۵۱ - ۲۱۲۸۶۱
مینیجر:۔ سید ظہیر احمد شاہ